Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم پیر
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۲ شہادت ۱۳۵۵ہش ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ر شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ گھبراہٹ بہت ہے پیشاب میں انفیکشن ابھی تک ہے جس کی وجہ سے فکر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انیسویں (۱۹) کامیاب سالانہ (ایک روزہ) اجتماع کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنی اولادوں اور نسلوں کے ذہنوں میں اچھی طرح مستحضر کر دیں

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کا انتخاب، اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

ربوہ ۱۱ ر شہادت ۱۳۵۵ ہجری شمسی (مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء) آج یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ (یک روزہ) تربیتی اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ دعاؤں اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں منعقد ہوا۔ اس میں مختلف اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت تشریف لا کر انصار کو ایک نہایت بصیرت افروز اور زندگی بخش خطاب سے نوازا۔ اس موقع پر مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی ہوا جس میں صدر مجلس و نائب صدر صف دوم کا انتخاب عمل میں آیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ ہنگامی نوعیت کے اس یک روزہ مختصر اجلاس میں بھی انصار صاحبان اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے کہیں زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔

حضور نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت کے سلسلہ میں انصار اللہ کو ان کی نہایت اہم اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ جماعت کی نئی نسلوں کے ذہنوں میں یہ امر اچھی طرح مستحضر کرنے کی کوشش کریں کہ مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت اور ان کی جماعت کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدائے واحد و یگانہ کی ان صفات کا ہمیں عرفان حاصل ہو جو اسلام نے اور قرآن حکیم نے پیش کیں [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کی عظمت و اہمیت کا ہمیں احساس ہو اور پھر اس کے مطابق ہم مقبول اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھیں۔ حضور نے فرمایا دنیا جو چاہے ہمیں کہے یہ اس کو اختیار حاصل ہے لیکن اس امر کے اظہار سے ہمیں کوئی روک نہیں سکتا بلکہ خود پاکستان کے دستور اور وزیر اعظم پاکستان کی تصریحات کی رُو سے بھی ہمیں یہ اختیار اور حق حاصل ہے کہ ہم فخر کے ساتھ اپنے اس مذہب کا اعلان کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں، اسلام ہماری زندگی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم سے محبت ہماری روح کی غذا ہے۔ اس محبت اور تعلق کو اپنی آئندہ نسلوں میں بھی پوری طرح قائم رکھنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔

اجتماع کی مختصر روداد

انصار اللہ مرکزیہ کا یہ انیسواں سالانہ تربیتی اجلاس آج صبح ایوانِ محمود میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کا آغاز صبح چار بجے نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جو کہ محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ و آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ) کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ اس موقع پر درد دل کے ساتھ اجتماعی دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد وہ مبارک دن لائے جبکہ ساری دُنیا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اُمتِ واحدہ بن جائے۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر بھی باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد محترم صوفی صاحب موصوف ہی کی زیر صدارت پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا۔ پھر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

بعد ازاں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کی زیر صدارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، محترم مولوی محمد منور صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر کے دوران محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

ناشتہ کے مختصر وقفہ کے بعد ۹ بجے صبح اجتماع کا دوسرا اجلاس انصار اللہ مرکزیہ کے نائب صدر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے نماز باجماعت کی اہمیت پر اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

صدر و نائب صدر صف دوم کا انتخاب

ان تقاریر کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس نے سب سے پہلے مجلس انصار اللہ کے صدر و نائب صدر صف دوم کے انتخاب کے سلسلے میں اپنی سفارشات پیش کیں۔ شوریٰ کے اس حصے کی صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے فرمائی۔ نمائندگان نے بھاری کثرت رائے سے صدر مجلس کے لئے محترم صاحبزادہ (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۵۵ھش
۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء

"آنکھوں کی ٹھنڈک کے پوشیدہ سامان"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی دو بنیادی علامتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دن اور رات تسبیح و تحمید کرتے، اُس کی عبادت بجا لاتے اور اُس سے دعائیں کرنے میں مصروف رہتے ہیں حتیٰ کہ اُس سے کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتے۔ دوسرے یہ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اُسے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور ہرگز بھی بخل سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں اور اُن کی اِن دو بنیادی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ (السجدہ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان آیات کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور ان کے (یعنی مومنوں کے) پہلو ان کے بستروں سے (راتوں کو تہجد کے لئے) الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اُس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اُس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اِن آیات میں جس تسبیح و تحمید، دن کے اوقات میں بھی اور رات کی خاموش گھڑیوں میں بھی عبادت میں جس خاص شغف اور دعاؤں میں انہماک کا ذکر کیا گیا ہے وہ حقوق اللہ پر حاوی ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کا وصف حقوق العباد پر محیط ہے۔ سو گویا حقیقی مومنوں کی بنیادی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پوری مستعدی اور کمال تعہد سے ادا کرتے ہیں اور ان کی زندگی اطاعتِ الٰہی کا کامل نمونہ ہوتی ہے۔ ایسے مومن خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ اُن سے راضی ہوتا ہے۔ اگر انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اور تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو وہ خوشی سے اُسے برداشت کرتے ہیں اور ایسے اوقات میں وہ اَور بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے، اَور بھی زیادہ اس کی عبادت بجا لاتے، اَور بھی زیادہ اُس سے دعائیں مانگتے ہیں۔ نیز اَور بھی زیادہ اُس کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ دُکھ اور تکالیف، یہ مصائب اور مشکلات محض عارضی ہیں ورنہ خدا تعالیٰ نے دائمی طور پر ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کر رکھا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدہ میں مومنوں کی مذکورہ بالا دو بنیادی علامتوں کا ذکر کرنے کے معًا بعد فرمایا ہے:۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ آیت ۱۸)

اور (حقیقت یہ ہے کہ) کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان (حقوق اللہ اور حقوق العباد کمال تعہد سے ادا کرنے والے مومنوں) کے لئے ان کے اعمال کے بدلہ کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

جب دنیا انہیں اُن کے دین کی وجہ سے مشکلات و مصائب اور دُکھوں اور تکالیف کا نشانہ بنا رہی ہوتی ہے وہ پہلے سے بھی بڑھ کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اور پہلے سے بھی زیادہ اخلاص اور فدائیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کے دین کی مضبوطی اور سربلندی کے لئے خدا کے حضور پیش کرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ مشکلات و مصائب اور یہ دُکھ اور یہ تکالیف عارضی ہیں اور بالآخر دھوئیں کی طرح اُڑ جائیں گی کیونکہ انہی میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پوشیدہ رکھے ہوتے ہیں۔ جب وہ سامان ظاہر ہوں گے تو پھر نہ صرف ان کی تکالیف اور مصائب دُور ہو جائیں گے بلکہ ان کے لئے اِس دنیا میں ہی جنت کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔ کیونکہ حقیقی مومن اور زبانی دعویٔ ایمان کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ حقیقی مومنوں کو نافرمان لوگوں کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے مظالم کا تختۂ مشق بنا رہنے دے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے لئے پوشیدہ رکھی گئی آنکھوں کی ٹھنڈک کی وضاحت کرتے ہوئے اگلی ہی آیات میں فرمایا ہے:۔

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ۝ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ آیات ۱۹، ۲۰)

ترجمہ:۔ کیا جو شخص مومن ہو اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اطاعت سے باہر نکل جائے۔ ایسے لوگ ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے عمل کئے ہیں انہیں رہائش کے قابل جنتیں ملیں گی۔ یہ اُن کے اعمال کے مطابق مہمان داری ہوگی۔

الغرض یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے والے حقیقی مومن اور اطاعتِ خداوندی سے باہر ہونے والے نام کے مومن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ حقیقی مومنوں پر جب خدا تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت دُکھوں، تکالیف اور مصائب کا زمانہ آتا ہے تو وہ ہرگز بھی دائمی نہیں ہوتا خود انہی دُکھوں، تکالیف اور مصائب میں اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پوشیدہ ہوتے ہیں اور بالآخر غلبۂ حق کی شکل میں ان کے لئے خوشی اور راحت کے سامان ضرور پیدا کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ظاہری دُکھوں اور مشکلات کے زمانہ میں وہ اَور بھی زیادہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت دن اور رات اپنے رب کو پکارتے اور اُس سے غلبۂ حق کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قربانی و ایثار اور خدمت و فدائیت کا پہلے سے بڑھ کر مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں بلکہ بصیرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے بفضلِ ایزدی آنکھوں کی ٹھنڈک کے پوشیدہ سامان منصۂ شہود پر آئیں گے اور دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دیں گے۔

خوبصورت پھول

جہاں میں کاشش محبت ہو زندگی کا اصول
ہر اک پہ لطف و کرم ہر بشر کا ہو معمول
جس آدمی کو نہ کچھ پاسِ آدمیت ہو
نہ ہوگا بارگہِ حق میں وہ کبھی مقبول
ہمیں سکھایا ہے اسلام نے کہ اہلِ جہاں
سبھی ہیں گلشنِ ہستی کے خوبصورت پھول
مرے خدا کی نظر میں بشر ہیں سب یکساں
اگرچہ کوئی ہے نادان اور کوئی معقول
گزار عیش و مسرت میں زندگی بے شک
مگر خدا کو کسی حال میں نہ ہرگز بھول
خدا کی یاد سے غافل نہ دل کو ہونے دے
نہ اس میں کوئی تغافل ہو اور نہ کوئی ذہول
جو ہو سکے تو ہمیشہ رہے یہ مدِّ نظر
نہ تیری بات سے دل ہو کبھی کسی کا ملول
پکارتا ہے زمانہ زبانِ حال سے آج
مسیحِ اُمتِ احمد کا ہو چکا ہے نزول
مسیح و مہدیٔ دوراں کا ہے یہ دورِ جمیل
سعید روحیں انہیں دل سے کر رہی ہیں قبول

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ و بورنیو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ — اور — ان کا عشق و فدائیت

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی ڈیرہ غازیخاں

اللہ تعالیٰ جب کسی مامور کو اصلاحِ خلق کے لئے بھیجتا ہے تو اس سے محبت کرنے والے لوگ بھی پیدا کر دیتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ" میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھاؤں گا۔ اور اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کرونگا الہام دعوئے ماموریت سے پہلے کا ہے جو حرف بحرف پورا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھائی اور حضور کو ایسے محبت کرنے والے دیئے جن کا جذبۂ وفاداری اور اخلاص پڑھ کر رشک آنے لگتا ہے کہ کاش ہم بھی انہیں لوگوں میں سے ہوتے اس میں شک نہیں کہ حضور سے محبت کرنے والے بہت پیدا ہوتے رہیں گے لیکن وہ ان لوگوں کا مقام حاصل نہ کر سکیں گے۔ جو حضور کے صحابہ کو ملا "السابقون السابقون۔ اولٰئک ھم المقربون"

ایک بار حضور نے فرمایا۔ کہ یہ الہام پورا ہوا "بعضوں نے جان دے دی۔ بعض وطن سے نکالے گئے۔ بعض مالی تباہی سے دوچار ہوئے۔ بعض دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں۔ تو وہ طیار ہیں۔۔۔"

ان میں سے ایک عاشق زار حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو کاروبار گھربار چھوڑ کر درِ حبیب پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور اس عہد کو اپنے آخری سانس تک نبھایا اور اپنے حال و قال سے ثابت کر دیا کہ ان کی آرزو یہی تھی ع

"درِ حبیب پہ قصہ تمام ہو جائے"

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں دفن ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر میں ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی ایک لاکھ یا ایک کروڑ روپیہ بھی یومیہ دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے۔ میں نہیں رہ سکتا اب میں اپنی تمام ضرورتوں کو صرف ایک وجود پر قربان کرتا ہوں" اور بزبان حضرت مسیح موعودؑ ان کی حالت اس شعر کے مصداق تھی ؎

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

۱۹۰۰ء کی بات ہے کہ کسی ریاست کے ایک نواب صاحب قادیان میں حضرت حکیم الامت رضؓ کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ وہ ایک الگ مکان میں رہتے تھے ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا عرض کیا کہ آپ نواب صاحب کے ہمراہ ان کی ریاست میں چلیں وہاں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ ان کا منشا ہے۔ وہاں علاج کرتے رہیں دورہ کے بعد واپس آجائیں گے۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیجدے تو مجھے کیا انکار ہے ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضور نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کرینگے لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہر وقت ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچتا رہتا ہے۔ قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔۔۔۔

اس دن عصر کے وقت جب مولوی صاحب درسِ قرآن دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا۔ مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کے خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہم اگر نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہ کرے گا اللہ اللہ۔ محبت بھی کیا شے ہے کہ لُٹ لُٹ کر اور مٹ کر مزا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کے نتیجہ میں مولوی نورالدین کی صورت میں مجھے ایک مددگار عطا فرمایا ہے۔ مجھے ان کے اخلاص اور جذبۂ وفاداری کو دیکھ رشک آنے لگتا ہے کہ کاش ہم میں سے ہر ایک نورالدین ہوتا۔ ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نوردیں بودے

اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے اخلاص اور فدائیت کی قدر کی اور اُن کو اوّل المومنین اور اول المہاجرین بنا دیا اور پھر حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کی نعمت سے نوازا وہ خلیفہ اول ہیں اور رحلت میں بھی صدیق اکبرؓ کی طرح اپنے آقا کی معیت میں ہوں گے۔ اللہ اکبر

صدیق ثانی کے بخت بلند کی عظمتیں

اسی طرح کپورتھلہ کے دوستوں کا حضور سے ایک خاص اور قلبی تعلق تھا۔ یہ لوگ وفا۔ اخلاص اور محبت میں بہت بڑھے ہوئے تھے ان میں منشی ظفر احمد منشی اروڑہ خان اور منشی محمد خان صاحب سر فہرست تھے۔ حضور فرمایا کرتے کہ کپورتھلہ کی جماعت جس طرح اس جہان میں میرے ساتھ ہے۔ اسی طرح دوسرے جہان میں بھی قریب ہوگی۔ دراصل ان لوگوں کو حضور سے عشق تھا۔ اور جب آپس میں مل بیٹھتے تو ان کی محفل میں تذکرہ ہی حضور کا ہوتا ہر ایک اپنے اپنے تعلق کا ذکر کرتا اور جب مخالفین کی ذلت ان کی ناکامی اور ان کے کیفر کردار کا ذکر کرتے تو خوش ہو جاتے اور جب حضور کی التفات کرم اور شفقت بے پایاں کا ذکر کرتے اور اُس محبت کو جو حضور ان سے رکھتے تھے محسوس کرتے تو بے اختیار رو پڑتے اور جدائی کا احساس انہیں رلا دیتا۔ غرضیکہ ان کی ہر محفل اسی طرح ہنستے اور روتے گذرتی اور ان کے شب و روز تذکرہ دوستاں میں گذرتے ۔۔۔۔ یہ سچ ہے کہ جب عاشق کو جدائی ستاتی ہے تو وہ اپنے محبوب کے گھر کا رخ کرتا ہے اس طرح یہ لوگ دل کی لگی بجھانے کے لئے کسی نہ کسی بہانے قادیان پہنچ جاتے اور پھر وہاں سے واپس جانے کا نام نہ لیتے غرض حضور کی پاک صحبت میں بیٹھ کر ہر غم سے بے نیاز ہو جاتے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں عدالت میں سررشتہ دار ہو گیا پیشی کا کام کرتا تھا۔ ایک دفعہ مسلیں بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تین رخصتیں تھیں۔ تیسرے دن جانے کی اجازت چاہی حضور نے فرمایا۔ ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرما دیں گے اس پر ایک مہینہ گذر گیا۔ ادھر مسلیں میرے گھر تھیں۔ کام بند ہو گیا۔ اور سخت خطوط آنے لگے۔ مگر یہاں یہ حالت تھی کہ اُن خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی۔ کہ نہ تو نوکری کے جانے کا خیال تھا اور نہ کسی باز پرس کا اندیشہ۔ آخر ایک نہایت ہی سخت خط حضرت صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ پڑھا اور فرمایا لکھ دو "ہم نہیں آ سکتے" میں نے وہی فقرہ "ہم نہیں آ سکتے" مجسٹریٹ کو لکھ دیا۔ اس پر ایک مہینہ اور گذر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے پھر آپ ہی گننے لگے اور فرمایا۔ اب چلے جائیں۔ میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہرچرنداس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا تاکہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا۔ منشی جی! آپ کو مرزا صاحب نے نہ آنے دیا ہو گا۔ میں نے کہا۔ ہاں تو فرمایا کہ ان کا حکم مقدم ہے۔۔۔۔۔ ایک اور موقعہ پر کہتے ہیں کہ میں قادیان گیا تو مجھے بہت دن لگ گئے عید بھی سر پر آ گئی۔ میرا صافہ میلا ہو گیا۔ میں اس خیال سے بازار چلا کہ نیا صافہ لے آؤں۔ اتفاقاً راستہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مل گئے۔ فرمایا منشی صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ حضور پگڑی میلی ہے دھلانے کا وقت نہیں۔ نئی پگڑی بازار سے لینے جا رہا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ کیا آپ کو یہ پگڑی پسند ہے۔ یہ رکھ لیں۔ اس پر حضور نے اپنے سر سے پگڑی اتار کر میرے سر پر رکھ دی میں اس شفقت بے پایاں کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گیا۔ اور صافہ کو آنکھوں اور سینہ سے لگایا اور سمجھا کہ مجھے ایک دولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب میں قادیان جاتا تو حضور ڈاک کا کام میرے سپرد کر دیتے۔ ایک بار حضور نے مجھے ڈاک دی اور فرمایا خط کھول کر سناتے جاؤ۔ میں کھولتا گیا اور سناتا گیا۔ ایک خط تھا اس پر لکھا تھا کہ اسے حضور کے سوا کوئی اور نہ کھولے۔ میں نے وہ خط آگے رکھ دیا۔ فرمایا کھولو۔ میں نے عرض کی کہ بات یہ ہے۔ فرمایا کھول لو۔ کیا میں اور آپ کوئی دو ہیں۔ حضرت منشی صاحب جب اس واقعہ کا ذکر کرتے زار رو پڑتے اور کہتے کہ کہاں خدا کا پیارا مسیح اور کہاں یہ گنہگار۔ اور اس پر نوازش یہ۔ کہ ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔ اللہ اللہ۔

ہم کہاں اور آپ کی محفل کہاں

ایک اور عاشق حضرت منشی اروڑے خاں صاحب تھے۔ ملازمت سے فارغ ہو کر قادیان آ کر ڈیرہ لگا لیا۔ اور بقیہ ایام زندگی وہاں گذار دیے۔ جو نمازِ عشق شروع کی اس کا اختتام بھی وہیں ہوا ؎

وہ نمازِ عشق کیا ہے۔ جو نہ دفن سجدہ کرے
ترے در سے سر نہ اُٹھے یہی عین بندگی ہے

کھانا گھر سے لیتے لیکن قیمت ادا کر دیتے اور مسجد مبارک میں جا کر صف اول میں بیٹھ کر حضور کی پُر لطف صحبت سے فیض حاصل کرتے۔ اور دیدار سے مشرف ہوتے ایک بار حضور نے فرمایا کہ ہر دوست جو آتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی دعا کے لئے کہتا ہے۔ کوئی نہ کوئی غرض لے آتا ہے۔ لیکن منشی اروڑے خاں صاحب نے کبھی کسی دعا کے لئے نہیں کہا۔ وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ منشی صاحب کہنے لگے۔ حضور۔ مری تمنا تو آپ تھے۔ جب آپ مل گئے ہیں۔ اور آپ کی دید حاصل ہے تو مجھے سب کچھ مل گیا ہے اب کسی اور چیز کی ضرورت ہی کیا ہے۔ واقعی ان کی حالت اس شعر کی مصداق تھی ؎

منزل ملی۔ مراد ملی۔ مدعا ملا
سب کچھ مجھے ملا جو ترا نقشِ پا ملا

پس دیدِ دوست زندگی بھی ہے اور حاصل زندگی بھی۔ اور وہی ان کو حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ ان عاشقانِ مسیح موعودؑ پر بے شمار رحمتیں برسائے اور ان کی ذریت کو بھی اپنے انعامات سے نوازے۔ اُن لوگوں کا سرمایہ زندگی صرف اور صرف مسیح موعود علیہ السلام کی محبت تھی۔ اور یہی سرمایہ لے کر وہ اپنے حبیب کے پاس پہنچ چکے ہیں جہاں وصال ہی وصال ہے۔ جدائی نہیں۔ کیونکہ محب اپنے محبوب سے جدا نہیں

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

جماعت احمدیہ غانا کی خدمات پر حکومت غانا کا اظہارِ تشکر

(مرسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

قرآن مجید کی واضح تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ سارے ملکوں میں حکومت وقت کی اطاعت کرتی اور اپنی بساط کے مطابق اس سے تعاون کرتی ہے اور جو کام عوام کی بہبودی کا موجب ہوں ان میں کھلے دل سے حصہ لیتی ہے۔ حکومتوں کے فرض شناس سربراہ اور اعلیٰ حکام ان خدمات سے متاثر ہونے اور جماعت کے تعاون پر اُس کا شکریہ ادا کرتے ہیں گو ہمارا مقصد کسی پر احسان جتانا یا اس سے دادِ خدمت لینا نہیں ہوتا بلکہ ہماری نیت صرف اطاعتِ احکام خداوندی اور حصول رضائے الٰہی ہوتی ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ملکی افسران کے دل اس قسم کی خدمات سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ اسکے اظہار میں بھی بخل نہیں کرتے۔

جماعت غانا نے کچھ عرصہ ہوا اپنی حکومت سے ۷۸ ایکڑ کا ایک زرعی قطعہ حاصل کیا تھا جسے مقامی احمدیوں اور دوسرے لوگوں کے مفاد کے لئے ترقی دینے کی تجویز تھی۔ اس سال کے شروع میں جماعت نے اس مقصد کے لئے مفصل سکیم بنا کر اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ ساری زمین کو صاف کر کے ایک حصہ کو زراعت کے لئے تیار کیا جائیگا اور ایک حصہ پر زرعی تعلیم دینے کے لئے ایک سکول کھولا جائے گا جسے بعد میں زرعی کالج میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ ایک حصہ میں مرغیاں، مچھلیاں اور دودھ اور گوشت والے جانور پالے جائیں گے۔ ایک حصہ میں کارکنان کے لئے کوارٹرز اور مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ اسی طرح پھلدار اور عمارتی لکڑی مہیا کرنے والے درختوں کو چاروں طرف لگانے کی تجویز ہے یہ قطعہ کوکوفو (اسم اوکمالا کا) کے علاقہ میں ہے جب ان امور کی اطلاع مقامی کونسل کو ہوئی تو اس نے اس کا نہایت عمدہ الفاظ میں ذکر کیا۔ ماہ جنوری ۱۹۷۶ء کی انگریزی رپورٹ کے متعلقہ حصہ کا ترجمہ درج ہے:۔

"جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے غانا احمدیہ مشن نے ایک ہسپتال کوکوفو میں کھولا ہے اس کے لئے پختہ اور مستقل عمارات عنقریب تعمیر ہونی شروع ہو جائیں گی امسال

کوکوفو میں غانا احمدیہ مشن کا شکریہ واجب ہے کیونکہ اب اس مشن نے کوکوفو میں ایک نیا "ہم اپنی خوراک پیدا کرو" کا بھی آغاز کر دیا ہے۔ کوکوفو ٹریڈیشنل کونسل نے احمدیہ مشن کو جو قطعہ زمین دیا تھا اسے اب صاف کر کے وسیع پیمانے پر زراعت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے اس مقام پر نوجوانوں کو مرغبانی۔ باغبانی۔ مچھلیوں کی افزائش نسل اور جانور پالنے کی تربیت دی جائیگی اور زراعت سے تعلق رکھنے والے متعدد کام سکھائے جائیں گے اس سے بہت سے بیکار کام پر لگ جائیں گے اور سکولوں سے فارغ ہونے والے طلباء جو ملازمتوں کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں روزگار حاصل کر لیں گے احمدیہ مشن نے زرعی انقلاب لانے میں حکومت سے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے وہ مبارکباد کا مستحق ہونے کے علاوہ آفرین کے بھی لائق ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ پرانے قائم شدہ عیسائی مشن بھی اب بیدار ہو جائیں گے اور احمدیہ مشن کی طرح ملک کی تعمیر نو میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں گے

اگر ہم عالمگیر جماعت احمدیہ کے عظیم راہنما حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور غانا مشن کے امیر و مبلغ انچارج مولوی عبدالوہاب آدم صاحب کی کوکوفو میں اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حاصل جیلہ کو نہ سراہیں تو اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناقابلِ معافی کوتاہی کا ارتکاب کرنے والے ٹھہریں گے انہوں نے ایک شاندار خدمت انجام دی ہے اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ وہ کوکوفو ٹریڈیشنل ایریا کے باشندگان کی خدمت جاری رکھیں گے"۔

حکومت کی طرف سے اعتراف اور شکریہ

جب کوکوفو ٹریڈیشنل کے رجسٹرار صاحب کی یہ رپورٹ ملک کے سربراہ کی خدمت میں پہنچی تو انہوں نے اپنی طرف سے بھی اس کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھا چنانچہ سپریم ملٹری کونسل کے سیکرٹری صاحب نے اپنے ۱۷ فروری ۱۹۷۶ء کے خط بنام مولوی عبدالوہاب آدم صاحب میں مندرجہ بالا رپورٹ کے ابتدائی حصہ کو دوبارہ نقل کر کے لکھا کہ:۔

"میں نے یہ رپورٹ بڑی دلچسپی سے پڑھی ہے اور غانا احمدیہ مشن کی اس خدمت کا برملا اعتراف کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے تبلیغی کاموں کے علاوہ اپنے ذمہ لی ہے مجھے امید ہے کہ آپ نہ صرف اس علاقہ کے لوگوں کی صحت اور عام انسانی ہمدردی کے کاموں میں خدمات کو جاری رکھیں گے بلکہ اپنی مفید خدمات کا دائرہ دوسرے علاقوں تک بھی وسیع کریں گے۔ بالخصوص ان علاقوں کو ضرور شامل کریں گے جہاں آپ کی جماعتیں موجود ہیں"

"میں آپ کی ان مساعی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ دوسری تنظیمیں بھی آپ کی عمدہ مثال کی اقتدا کریں گی اگر آپ کو اس سلسلہ میں کسی قسم کی مشکل پیش آئے تو مجھے اطلاع دیں تا آپ کی امداد کی جائے"

اس خط کی نقول کماسی کے ریجنل ایڈمنسٹریٹو آفیسر۔ کوکوفو ٹریڈیشنل کونسل کے رجسٹرار اور کماسی کے اشانتی ریجنل ہاؤس آف چیفس کے رجسٹرار کو بھجوائی گئیں تا کہ وہ بھی حسب الضرورت اس کام میں احمدیہ مشن سے تعاون کریں

خدام کے مرکز کا سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کے اجلاس میں صدر خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوگا۔

(معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۴۷۶

مَیں صغریٰ بی بی زوجہ عبدالمجید صاحب۔ قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن احاطہ لنگر چک ۵۷۶ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲- سلائی مشین قیمتی -/۶۵۰ روپے

۳- بھینس ایک -/۲۵۰۰ روپے

۴- زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صغریٰ بی بی زوجہ عبدالمجید صاحب احاطہ لنگر چک ۵۷۶ ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد حسین ولد محمد ابراہیم صاحب نمبردار۔ احاطہ لنگر چک ۵۷۶

گواہ شد۔ چوہدری محمد ابراہیم ولد رحمت علی صاحب احاطہ لنگر چک ۵۷۶۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۷

مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مجید احمد بٹ صاحب قوم کشمیری بٹ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے۔

۲- سیونگ مشین قیمتی -/۲۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم زوجہ مجید احمد بٹ صاحب گورنمنٹ مینٹل ہسپتال، لاہور۔

گواہ شد۔ مجید احمد بٹ سیکرٹری مال (خاوند موصیہ) کینال پارک۔ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد شریف انسپکٹر بیت المال لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۸

مَیں امۃ الشافی بنت عبداللہ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قوم بھٹی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۱۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۳ تولہ ۳ ماشہ مالیتی -/۱۹۶۶ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الشافی بنت عبداللہ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد شفیع انور ولد عمر الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبداللہ ولد غلام رسول صاحب مرحوم (والد موصیہ) دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۹

مَیں فضل کریم ولد میاں خان صاحب قوم کھیڑا جٹ نیشنز۔ عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کالس ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زمین زرعی موضع کالس ضلع گجرات ۸ کنال بارانی مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔

۲- مکان ایک موضع کالس ضلع گجرات قیمت -/۲۰۰۰ روپے

۳- مکان ایک دارالیمن رقبہ ۱۰ مرلہ قیمت اندازاً -/۳۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل کریم ۶/۱۸ دارالیمن غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ فضل احمد پی۔ ای۔ ایس ریٹائرڈ ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ۔

گواہ شد۔ حکیم حفیظ الرحمن سنوری بیت الحمد دارالعلوم غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۰

مَیں ہدایت علی ولد چوہدری رستم علی صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک سفید پلاٹ واقع کنری سندھ۔ رقبہ ۷ مرلہ قیمت -/۱۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمینداری ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ہدایت علی ولد چوہدری رستم علی صاحب۔ ساکن محمد آباد۔ ڈاکخانہ کوٹ ۱۴ ضلع تھرپارکر۔ سندھ۔

گواہ شد۔ محمد حسین امیر جماعت احمدیہ محمد آباد۔

گواہ شد۔ صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمد آباد۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے ماموں مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ نیو شالا مار ٹاؤن لاہور گزشتہ دو سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید تبسم کارکن دفتر وقفِ جدید۔ ربوہ)

۲- میرے والد چوہدری بشیر احمد صاحب ولیکا سیمنٹ فیکٹری کراچی ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نیز میری ہمشیرہ طاہرہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مقیم کیمبل پور بھی بیمار ہیں احباب جماعت سے ہر دو کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شفیق احمد چوہدری ۷۰۶ سی۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی)

۳- خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ نسیم اختر اہلیہ شیخ منیر الدین صاحب سکنہ بہاولنگر بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ وسیم احمد۔ ریلوے روڈ۔ دنیا پور ضلع ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انیسویں سالانہ (ایک روزہ) اجتماع کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

مرزا مبارک احمد صاحب اور نائب صدر صف دوم کے لئے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (سابق صدر خدام الاحمدیہ و حالی ناظر ضیافت) کے حق میں سفارش کی۔ یہ سفارش جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی تو حضور نے بھی اسے منظور فرمایا چنانچہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں اس کا اعلان کر دیا گیا۔

شوریٰ کی بقیہ کارروائی

صدر و نائب صدر کے انتخاب کے بعد شوریٰ کی بقیہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی زیرِ صدارت عمل میں آئی۔ آپ نے چند دعائیہ قرآنی آیات تلاوت کرنے کے بعد مختصر طور پر اس امر پر روشنی ڈالی کہ الٰہی جماعتوں پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ ان کی ترقی کا ذریعہ اور مومنین کے قلوب کو صیقل کرنے کا موجب بنتے ہیں مگر اس سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں اور اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ بھی پڑھ کر سُنایا۔

بعد ازاں قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنی سالانہ مختصر رپورٹیں پڑھ کر سُنائیں۔ ان رپورٹوں کے پڑھے جانے کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۶ پر غور شروع ہوا جس میں گرانی کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر چندہ سالانہ اجتماع کی شرح میں اضافہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس تجویز پر مختلف نمائندے اپنی آراء کا اظہار کر رہے تھے کہ اس دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ انصار سے خطاب فرمانے کے لئے تشریف لے آئے چنانچہ شوریٰ کی بقیہ کارروائی ملتوی کر دی گئی اور پھر اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد مکمل کیا گیا جبکہ نمائندگان نے متفقہ طور پر یہ سفارش کی کہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دیں جو انصار اللہ کے بجٹ آمد و خرچ از یکم جنوری تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء پر غور کرے اور اسی طرح چندہ سالانہ اجتماع کی شرح میں اضافہ کے متعلق بھی نمائندگان کی آراء کی روشنی میں اپنی سفارش صاحب صدر کی خدمت میں پیش کرے اور صاحب صدر اس کو منظوری کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کریں۔

ایجنڈے میں درج شدہ دیگر تجاویز کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ انہیں آئندہ اکتوبر میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ میں پیش کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب کا ملخص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ سے خطاب فرمانے کے لئے بارہ بجکر پانچ منٹ پر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا حضور کے کُرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد نمایاں طور پر کام کرنے والی مجالس کے عہدیداران اور قیادتِ تعلیم کے زیرِ اہتمام منعقدہ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے اسنادِ خوشنودی و انعامات مرحمت فرمائے۔ بعد ازاں حضور نے اپنا رُوح پرور خطاب شروع فرمایا۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں نہایت اختصار کے ساتھ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ انصار اللہ کا یہ سالانہ اجتماع ایک ہنگامی اجتماع ہے کیونکہ دراصل یہ ۲۶-۲۷-۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہونا چاہیئے تھا لیکن چونکہ اُس وقت یہ نہ ہو سکا اِس لئے اس کی بجائے آج یہ مختصر سا اجتماع اِس لئے منعقد ہو رہا ہے تاکہ یہ سال بغیر اجتماع کے نہ رہے۔ حضور نے فرمایا میری ہدایت یہ تھی کہ جو آخری اجتماع انصار اللہ کا ۱۹۷۳ء میں منعقد ہوا تھا اُس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا کم سے کم ۱/۵ حصہ اگر اس اجتماع میں شامل ہو گیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس اجتماع کی غرض پوری ہو گئی لیکن یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ اندازہ سے بہت زیادہ انصار اس میں شامل ہوئے ہیں چنانچہ جہاں ۱۹۷۳ء کے اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد ۵۳۵۔ نمائندگان کی تعداد ۹۵۳ اور اراکین کی تعداد ۱۹۵۷ تھی وہاں آج اس مختصر، محدود اور یک روزہ ہنگامی اجتماع میں ۳۵۳ مجالس کے ۵۷۳ نمائندے اور ۱۲۲۱ اراکین موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کو احسن [illegible] دے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے انصار اللہ کو ان کی اہم دینی اور تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ جماعت کے جو طفل اور خادم (بچے اور نوجوان) ہیں وہ محض خدا کی خاطر بنی نوعِ انسان کے خادم بنیں، اسلام کی، دین کی اور شریعتِ اسلامیہ کی بنیاد یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی ان صفات کا عرفان حاصل ہو جو قرآن کریم نے بیان فرمائیں یا جنہیں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً یا فعلاً پیش فرمایا یا جنہیں بزرگانِ سلف نے قرآنی علوم کی روشنی میں بیان کیا اور اب اِس آخری زمانہ میں جنہیں مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام نے دُنیا کے تمام مسائل کے قطعی حل کے طور پر قرآن کریم کی برکت سے پیش فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا اب حالات جس قسم کے پیدا ہو گئے ہیں ان کی وجہ سے اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ انصار اللہ صاحبان تمام افرادِ جماعت کے ذہنوں میں بعض اہم اور بنیادی امور مستحضر کر دیں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک جماعت احمدیہ کو دوسروں کی طرف سے کافر قرار دینے کا سوال ہے ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ یہ ایک نئی بات پیدا ہوئی کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قانونی یا دستوری اغراض کے لئے احمدیوں کو NOT MUSLIM قرار دینے کی ایک ترمیم پاس کی لیکن اس ترمیم کے پاس ہوتے وقت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے جو تقریر کی اس کی رُو سے بھی اور پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲۰ کے مطابق بھی ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم پوری آزادی کے ساتھ جس مذہب کو چاہیں اختیار کریں اور پھر اس کا اعلان اور اظہار کریں۔ اسی موقع پر حضور نے جناب بھٹو کی تقریر کے چند فقرات پڑھ کر سُنائے اور بتایا کہ جب ہم سچے دل سے یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہی ہماری زندگی ہے، اور قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہماری رُوح کی غذا ہے تو پاکستانی دستور کی دفعہ ۲۰ اور وزیر اعظم پاکستان کی تصریحات ہمیں یہ حق دیتی ہیں کہ ہم پوری آزادی سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں۔ دُنیا کی ہر مصیبت اور ہر ظلم کو سہنا ہمارے لئے آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے مسلمان نہ ہونے کا اعلان کریں۔

حضور نے فرمایا بے شک دوسرے لوگ ہمیں جو کچھ سمجھتے ہیں یہ ان کا حق اور اختیار ہے کہ وہ اس کا اظہار کریں لیکن ان کا ہرگز یہ حق نہیں ہے اور پاکستان کا دستور بھی انہیں یہ حق نہیں دیتا کہ جو کچھ وہ سمجھتے ہیں وہی ہمیں بھی کہنے پر مجبور کریں۔ دراصل جو شخص ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھیں دوسرے الفاظ میں وہ ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ خدائے واحد پر ایمان نہ لانے کا اعلان کریں۔ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی حقانیت کو جُھٹلا دیں اور انہیں نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیں حالانکہ ہم سچے دل سے اسلام کے فدائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق یہ ایمان رکھتے ہیں کہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ دُنیا توحیدِ حقیقی پر ایمان لائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پہچان کر خدا کا ایسا پیار حاصل کرے جس کے نتیجہ میں اس کی قدرتوں کے زندہ جلوے نظر آئیں۔ ہم دن رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہماری دلی کیفیت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ ؎

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے متعدد نہایت ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سُنائے اور پھر دعا کی حقیقت اور اس کے آداب اور قبولیت دعا پر کامل ایمان لانے کا ذکر کیا اور پھر آخر میں فرمایا ہم پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم دلائل، پیار اور محبت اور ہمدردی کے ساتھ دُنیا کو سمجھائیں اور پھر دردِ دل کے ساتھ دنیا کیلئے دعائیں کریں کیونکہ قلوب کو بدلنا خدا ہی کا کام ہے اور بالآخر ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے ہمارے قلوب میں کسی کے لئے ہرگز دشمنی نہیں ہونی چاہیئے اور پھر ساتھ ہی یہ دعا اور کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور کرے اور ہمیں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ انصار اللہ صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ جماعت کے بزرگ ہونے کی حیثیت سے اپنی اولاد و نسلوں کی ایسی تربیت کریں جس کے نتیجہ میں انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات اور اس کے زندہ نشانات کا عرفان حاصل ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان قرار پائیں۔

ڈیڑھ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے اور پھر شوریٰ کی کارروائی کا بقیہ حصہ ختم ہونے کے بعد انصار اللہ مرکزیہ کا یہ انیسواں بابرکت سالانہ اجتماع محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اقتداء میں عہد دہرانے اور اجتماعی دعا کرنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ